سوال

نکاح کے بعد بیوی کو رہائش دیے بغیر استمتاع کرنا

جواب

لحمد للہ.

ل :

جیسے رجسٹر کرانا کہتے ہیں وہ نکاح رجسٹرار کے پاس درج ہوچکا ہے تو اس طرح آپ اس کی بیوی بن چکی ہیں، اور خاوند کے لیے اپنی بیوی سے جس طرح چاہے استمتاع کرنا مباح ہے، لیکن بیوی کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنا آپ اس کے سپرد کرے حتی کہ وہ اسے مہر ادا کردے، اور اس کے لیے مناسب ازدوا

ابن منذر رحمہ اللہ نے اجماع نقل کیا ہے کہ عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ خاوند کو دخول سے روک دے حتی کہ وہ اسے اس کا مہر ادا کرے "

ہ (200/7).

الکاسانی نے ذکر کیا ہے :

" عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنا آپ خاوند کے سپرد اس وقت تک نہ کرے جب تک وہ اس کے لیے رہائش کا انتظام نہیں کرتا "

ع (19/4).

ل مسئلہ میں شرعی حکم یہی ہے.

ہ یہ خاوند آپ کے لیے رہائش کا انتظام کرنے اور ایک مستقل خاندان بنانے کی کوشش میں غیر سنجیدہ ہے، اور وہ صرف آپ سے تعلقات قائم کر کے استمتاع کرنے پر ہی اکتفا کرنا چاہتا ہے، ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اس کی بات مان کر اسے اس کا موقع نہ دیں اور اپنا آپ اس کے سپرد مت کر

م :

ت حرام امور سے سالم ہے تو ہم آپ کو یہ ملازمت ترک کرنے کی نصیحت نہیں کرتے، اور نہ ہی آپ کے خاوند کو ملازمت سے روکنے کا حق حاصل ہے جب عقد نکاح ہوا تو آپ ملازمت کر رہی تھیں اور اس نے اسے چھوڑنے کی شرط نہیں رکھی تھی، کم از کم یہ حال ہے کہ آپ اس ملازمت کو محفوظ رکھیں چا

م :

کے متعلق اچھی طرح پرکھنا چاہیے کہ آیا وہ نمازی ہے یا نہیں اور حرام امور سے اجتناب کرتا ہے کہ نہیں اور اس کا اخلاق اسلامی ہو، آپ کے سوال سے تو ظاہر یہی ہوتا ہے کہ وہ شخص اس اعتبار سے اچھا نہیں ہے، اسی لیے وہ آسانی سے آپ کے والدین کو گالیاں نکالتا ہے، بلکہ اسی وجہ سے اس کے لیے آ

نتے کہ ایک عقلمند شخص جو امور کی قدر کرنے والا ہو اس سے اس طرح کی کلام کس طرح صادر ہوسکتی ہے، تو کیا یہ صحیح ہے کہ یہ بیوی پر دباؤ ڈالنے کے لیے ایک وسیلہ اور ذریعہ ہو؟ وہ اسے دھمکی دے کہ وہ اس کو سزا دینے کے لیے زنا کا ارتکاب کریگا! یقینا یہ چیز اس کے دین اور عقل میں بہت زیادہ کمی کی دلیل

دی و نکاح سے قبل اس شخص کے ساتھ شادی کرنے کے متعلق ہم سے مشورہ کیا جاتا تو ہم آپ کو یہی مشورہ دیتے کہ اس سے شادی مت کریں، لیکن جب کہ یہ نکاح ہوچکا ہے تو ہم یہ کہینگے :

تو وہ نماز میں سستی و کوتاہی کرتا ہے تو آپ کو چاہیے کہ اسے بار بار نصیحت کریں کہ نماز کی پابندی کرے اور اگر وہ اپنی حالت کو نہیں سدھارتا تو آپ اس سے علیحدگی کی کوشش کریں کیونکہ نماز کی پابندی نہ کرنے والے شخص کے ساتھ شادی کرنے میں آپ کے لیے کوئی خیر و بھلائی نہیں.

م :

ب آپ کے سامنے واضح ہوچکا ہے کہ خاوند رہائش تیار کرنے میں غیر سنجیدہ ہے اور وہ آپ کے گھر والوں کے ساتھ بھی اچھا رویہ نہیں رکھتا چاہے وہ نماز کا پابند بھی ہوتا تو ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ اس سے علیحدگی اختیار کرلیں چاہے آپ اپنا کچھ حق چھوڑ کر اس سے خلع ہی کرلیں.

نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ آپ کے گھر والے اور آپ کے گردو پیش جو بھی ہیں وہ اس رشتہ کو مناسب نہیں سمجھتے غالب طور پر اس مسئلہ میں گھر والوں کی نظر زیادہ صحیح ہوتی ہے، کیونکہ وہ معاملے کو بنظر غائر دیکھتے ہیں جو زمی و رحدلی سے دور ہوتا ہے جس کے باعث بعض اوقات اس معاملہ والا خود حق سے اندھا

ی رائے ہے کہ آپ اس سلسلہ میں اپنے گھر والوں سے مناقشہ کریں اور جو وہ مشورہ دیں اس پر عمل کریں اور اس کے ساتھ ساتھ استخارہ ضرور کریں، کیونکہ استخارہ کرنے والا شخص کبھی نقصان نہیں اٹھاتا، اور مشورہ کرنے والا شخص کبھی نادم نہیں ہوتا.

ماری دعا ہے کہ وہ آپ کے معاملہ میں آسانی پیدا فرمائے، اور آپ کے غم و پریشانی کو دور کرے، اور آپ کے لیے خیر و بہتری فرمائے وہ جہاں بھی ہو.

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

82331